Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

۱۱۵

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر ر
سہ ماہی ۷ ر ر
ماہوار ۲½ ر

یوم:- یکشنبہ (اتوار) فی پرچہ ۱/
۱۸ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۴ احسان ۱۳۲۹ ھش	۴ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ جون۔ مکرم جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:- حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کا زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان سے سر اووِن ڈکسن کی مزید ملاقات

کراچی ۳ جون سلامتی کونسل کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے آج صبح پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے دو گھنٹے تک بات چیت کی۔ اس ملاقات کے وقت امور کشمیر کے وزیر مشتاق احمد گورمانی سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور وزارت کشمیر کے رابطہ افسر مسٹر ایم ایوب بھی موجود تھے۔ امید ہے سر اوون ڈکسن حکومت پاکستان کے نمائندوں سے کل تیسرے پہر پھر ملاقات کریں گے۔ آج انہوں نے اپنے مشیروں کی معیت میں دوپہر کا کھانا وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے ہاں کھایا۔

اقلیتی امور کے وزیروں نے مشرقی بنگال کا دورہ ختم کر لیا

ڈھاکہ ۳ جون پاکستان اور ہندوستان کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر اے۔ ایم۔ مالک اور سی سی بسواس نے مشرقی بنگال کا مشترکہ دورہ ختم کر لیا ہے اب وہ ریاست تری پورہ میں دورہ کرنے گئے ہیں۔ وہاں سے وہ مغربی بنگال کے اضلاع کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ بعد میں یہ دونوں وزیر اپنے دورے کے تاثرات کے متعلق اپنی اپنی حکومتوں کو رپورٹ پیش کریں گے۔

پاکستان اور کینیڈا کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے سلسلے میں بعض اہم فیصلوں کا اعلان

وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کینیڈا پر اوٹاوہ جرنل کا تبصرہ

اوٹاوہ ۳ جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے جو آج کل کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں بتایا ہے کہ پچھلے دنوں اوٹاوہ میں کینیڈا کے وزیر اعظم سے میری جو بات چیت ہوئی ہے اس میں ہم نے باتفاق رائے طے کیا ہے کہ دونوں کے درمیان باہمی تجارت اور زیادہ بڑھنی چاہیئے۔ کل کینیڈا میں نیاگرا فال کے مقام پر اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس گفت و شنید کے نتیجے میں تجارت کو بڑھانے کے جملہ امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ پہلے دونوں ملکوں کے ہائی کمشنر بات چیت کر کے معاملات طے کریں گے۔ نیز اگر ضرورت ہوئی تو ایک دوسرے کے ہاں تجارتی وفد بھی بھیجے جائیں گے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پاکستان جتنا مال کینیڈا بھیجتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ منگواتا ہے۔ دونوں ملکوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ باہمی تجارت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان کینیڈا کی طرف سے سرمائے اور ٹیکنیکل امداد کا بھی خیر مقدم کرے گا

اوٹاوہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ یہاں کے سیاسی حلقوں میں مسٹر لیاقت علیخاں کی اس تجویز کو بہت پسند کیا جا رہا ہے کہ دولت مشترکہ کو ممبر ممالک کے درمیان جارحانہ کارروائیوں اور جنگ و جدال وغیرہ کو ناجائز قرار دے دینا چاہیئے

اوٹاوہ جرنل نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں مسٹر لیاقت علی خاں کے دورہ کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسٹر لیاقت علیخاں نے نہایت شستہ انگریزی میں سبق دیا ہے۔ ایوان نمائندگان میں انہوں نے جو تقریر کی وہ اس درجہ بلند پایہ تھی کہ ایسی تقریر سننے کا بہت کم اتفاق ہوا ہے۔ اس کو فصاحت اختصار اور عمدگی کے اعتبار سے بہترین تقریر قرار دیا جا سکتا ہے انہوں نے خالی جوشِ خطابت اور تکرار سے پرہیز کرتے ہوئے جمہوریت کی صحیح وکالت کی ہے

ایک لاکھ ٹن پاکستانی گیہوں کی خرید کے متعلق جاپان اور پاکستان کے درمیان معاہدہ طے پا گیا

کراچی ۳ جون۔ آج یہاں حکومت پاکستان اور جاپان کے تجارتی وفد کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدے کی رو سے جاپان ایک لاکھ ٹن پاکستانی گیہوں خریدے گا گیہوں کی قیمت ۲۷ پونڈ فی ٹن طے پائی ہے۔ پاکستان نے یہ گیہوں جہازوں کے ذریعہ اپنے خرچ پر جاپان پہنچانے کا ذمہ لیا ہے۔ گندم کی یہ مقدار ۱۹۴۹ء کی فصل میں سے پیش کی گئی ہے۔

لندن ۳ جون یوگوسلاویہ نے ناروا سلوک کی بنا پر پولینڈ سے اپنا سفیر واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

عراق کے سیلاب زدگان کی امداد

کراچی ۳ جون۔ حکومت پاکستان نے عراق کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک ہزار ٹن گندم اور کچھ ادویات پیش کی ہیں۔

واشنگٹن ۳ جون۔ امریکی وزیر خارجہ ڈین ایچیسن نے سینٹ پر زور دیا ہے کہ وہ حکومت کو اس بات کی اجازت دیدے کہ وہ بوقت ضرورت ہر ملک کو بلا روک ٹوک اسلحہ اور گولہ بارود بھیج سکتی ہے۔

ایک سال میں تین مرتبہ عام انتخابات

برسلز ۳ جون۔ شاہ لیوپولڈ کی واپسی کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے بلجیم میں کل پھر عام انتخابات شروع ہو رہے ہیں۔ سال کے اندر اندر تیسری مرتبہ ان کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ان انتخابات میں ہر بالغ مرد اور عورت کے لئے ووٹ دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جو ووٹ نہ دے گا۔ اس پر جرمانہ کیا جائے گا۔ بلجیم میں شاہ لیوپولڈ کی واپسی کے متعلق اختلاف اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وہاں گذشتہ دو مہینوں سے ایک ایسی حالت پیدا ہو چکی ہے کہ گویا وہاں کوئی حکومت نہیں ہے

لاہور میں جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام بتاریخ ۴ جون بروز اتوار بوقت ۶ بجے شام ایک عظیم الشان جلسہ تعلیم الاسلام کالج ہال میں جناب ملک عبد القیوم صاحب پرنسپل لاء کالج کی زیر صدارت منعقد ہو گا۔ جس میں جملہ بانیان مذاہب کی پاکیزہ زندگیوں اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جائیگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

ماضی کو بھول جانے کی تلقین

ڈھاکہ ۳ جون آل انڈیا کانگریس کے جنرل سیکرٹری شنکر راؤ دیو اور مغربی بنگال کے سابق وزیر اعظم پی۔ سی۔ گھوش آج کل مشرقی بنگال کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ نواکھلی کے بعض قصبوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد اب چاٹگام پہنچ گئے ہیں۔ کل انہوں نے وہاں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں اور ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ ماضی کو بھول جائیں اور امن اور باہمی دوستی کے لئے مل جل کر کام کریں۔

بجلی کی بہم رسانی کے نئے انتظامات

کراچی ۳ جون ملتان میں بجلی سپلائی کرنے کی غرض سے اپریل ۱۹۵۱ء تک ایک نیا بجلی گھر قائم کر دیا جائے گا۔ جس سے ۴۰۰۰ کلوواٹ بجلی مہیا ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ ۹۲۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا کرنے والی ایک مشین جاپان سے روانہ ہو چکی ہے۔ جو اس مہینے کے وسط تک پاکستان پہنچ جائے گی۔ اس مشین کو لگانے اور چالو کرنے کے لئے جاپان سے چار ماہرین بھی پاکستان آ رہے ہیں۔

نئی دہلی:- ۳ جون حکومت ہند نے سات اور پاکستانی اخباروں پر سے داخلے کی پابندی ہٹا لی ہے۔

ٹوکیو ۳ جون۔ جاپان میں مقیم بعض امریکی افسروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جاپان کی کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دیدیا جائیگا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

ذیل میں چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دوست اس بات کا خیال رکھیں کہ چندہ تعمیر مکانات درویشان چندہ امداد درویشان سے جداگانہ ہے۔ اور دونوں میں خلط نہیں ہونا چاہیئے۔

نمبر	نام	روپے
(۱)	صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ناصر آباد سٹیٹ سندھ	۵-۰-۰
(۲)	اے آر نگہت صاحبہ بنت ماسٹر خیر دین صاحب پوران نگر سیالکوٹ	۱۵-۰-۰
(۳)	حیدر علی صاحب چک ۹۱ R.B. ضلع لائل پور	۵-۰-۰
(۴)	بشارت احمد صاحب بی۔ایس سی ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان	۲-۰-۰
(۵)	چوہدری بشارت علی صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ	۵-۰-۰
(۶)	لجنہ اماء اللہ ملتان شہر بذریعہ حمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ	۷-۰-۰
(۷)	دوست محمد صاحب کمپونڈر سول ہسپتال بہاولنگر ریاست بہاولپور	۱۰-۰-۰
(۸)	صلاح الدین صاحب معرفت میاں وزیر محمد صاحب جسونت بلڈنگ لاہور	ل-۰-۰
(۹)	نذیر احمد صاحب صراف ڈسکہ	۲۰-۰-۰
(۱۰)	ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ	۵-۰-۰
(۱۱)	بشریٰ بیگم صاحبہ بنت محمد امین صاحب زرگر قلعہ صوبا سنگھ	۵-۰-۰
(۱۲)	رشیدہ اختر صاحبہ اہلیہ محمد مختار صاحب ٹھیکیدار " " "	۱۰-۰-۰
(۱۳)	وزیر بیگم صاحبہ زوجہ حکیم دین محمد صاحب گھڈیاں ضلع لاہور بذریعہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۱۵-۰-۰
(۱۴)	مبارکہ اختر صاحبہ بنت قاضی محمد شریف صاحب لاہور	۵-۰-۰
(۱۵)	ملک عنایت اللہ صاحب بدین (حیدر آباد سندھ)	۵-۰-۰
(۱۶)	نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المنان صاحب راشدی سیالکوٹ	۵-۰-۰
(۱۷)	صوبیدار کرم دین صاحب چک ۹۶ گ ب لائل پور	۴-۰-۰
(۱۸)	حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	۱-۰-۰
(۱۹)	محمد اسرائیل صاحب کراچی	۲۰-۰-۰
(۲۰)	شیخ محمد اکرام صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵-۰-۰
(۲۱)	" قدرت اللہ صاحب " "	۵-۰-۰
(۲۲)	" عظمت اللہ صاحب " "	۵-۰-۰
(۲۳)	قاضی غلام نبی صاحب شیخوپورہ	۲-۰-۰
(۲۴)	ڈاکٹر چوہدری محمد خان صاحب جودھپور (ملتان)	۱۰-۰-۰
(۲۵)	عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر صراف ڈسکہ	۱۴-۰-۰
(۲۶)	اہلیہ صاحبہ سید سلیم شاہ صاحب ماڈل لاہور	۲-۰-۰
(۲۷)	عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ	۲-۰-۰
(۲۸)	چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم بذریعہ مصلح الدین صاحب احمدی چٹاگانگ مشرقی بنگال	۲۰-۰-۰
(۲۹)	حفیظ اللہ صاحب سیدوالا	۵-۰-۰
(۳۰)	محمد اسرائیل احمد صاحب دفتر چیف انجینئر کراچی	۱۰-۰-۰
(۳۱)	عبد العلی خان صاحب راولپنڈی	۵-۰-۰
(۳۲)	اکرم حسین کوثر احمد صاحب چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰
(۳۳)	عبد الحمید صاحب جنجوعہ کولاپور (بلوچستان)	۲۵-۰-۰
(۳۴)	عابدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم (اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی)	۵۰-۰-۰
(۳۵)	اہلیہ صاحبہ عبد الستار صاحب ریڈیو آپریٹر کراچی	[illegible]
(۳۶)	ملک غلام نبی صاحب آف کھارا کوٹ احمدیاں سندھ	۵-۰-۰
(۳۷)	عاشق محمد صاحب پٹواری جوڑہ کلاں۔ مجوکہ (سرگودھا)	۵-۰-۰
(۳۸)	لطیف احمد طاہر صاحب کراچی (تفصیل نہیں پہنچی)	۲-۰-۰
(۳۹)	بشیر احمد صاحب چغتائی لاہور	۱۰-۰-۰
(۴۰)	مرزا برکت علی صاحب پشاور امداد درویشان	۵-۰-۰
(۴۱)	" " " (صدقہ برائے قادیان)	۵-۰-۰
(۴۲)	قاضی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ امداد لنگر خانہ قادیان	۵-۰-۰
(۴۳)	نذیر احمد صاحب ڈار افریقہ	۱۰-۰-۰
(۴۴)	آٹھ کس دوست بذریعہ عبد الوحید صاحب سلیم حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۸-۰-۰
(۴۵)	میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چری (شیخوپورہ)	۱۰-۰-۰
(۴۶)	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن	۵-۰-۰
	میزان =	۴۰۰-۰-۰

خاکسار مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور ۲۶/۵/۵۶

ایک معزز لبنانی کا قبولِ احمدیت

مکرم برادرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ لبنان اطلاع دیتے ہیں کہ ماہِ رواں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے السید فائز فواز الشہابی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ لبنان میں پہلے احمدی ہیں۔

(نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

حج کا ارادہ رکھنے والے احمدی احباب توجہ فرمائیں۔

خدا کی توفیق سے میرا ارادہ اس سال حج پر جانے کا ہے۔ میرے ساتھ میری والدہ صاحبہ بھی ہونگی۔ پس اگر کوئی اور احمدی بھائی بہن اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ مجھے ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔ تاکہ سفر میں رفاقت کی وجہ سے فریقین کو سہولت رہے۔ میں خدا کے فضل سے ایسے بھائی بہنوں کے لئے کراچی میں رہائش وغیرہ کے انتظام میں بھی مناسب امداد دے سکتا ہوں

خاکسار سید شرافت حسین احمدی نیو احمدیہ فرنیچر سٹور متصل تاج محل ٹاکی بندر روڈ کراچی

قادیان میں یوم پیشوایانِ مذاہب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

قادیان سے عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہ ناظر دعوۃ و تبلیغ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کل مورخہ ۳ جون بروز اتوار قادیان میں یوم پیشوایان مذاہب منایا جا رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

ملکی تقسیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ سلسلہ کی روایات کے مطابق قادیان میں یوم پیشوایان مذاہب منایا جا رہا ہے۔ جس میں انشاء اللہ غیر مسلم اصحاب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور آپ کی بابرکت سوانح پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ اور اسلام کی تبلیغ اور ترقی کا ذریعہ بنا دے۔ اور یہ جلسہ آئندہ آنے والے بہت سے کامیاب جلسوں کا پیش خیمہ بن جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳/۶/۵۶

درخواست دُعا

کپتان محمد حسین صاحب چیمہ کے فرزند سلطان احمد بعمر ۱۲ سال کے پاؤں کو فریکچر ہوا ہے۔ آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۴ جون ۱۹۵۰ء

تجارت میں تعاون

تجارت فطری چیز ہے۔ سٹہ اور سودخواری فطری نہیں ہیں۔ مختلف ممالک میں آب و ہوا اور جغرافیائی حالات کے اختلاف کی وجہ سے مختلف اجناس پیدا ہوتی ہیں۔ اور مختلف صنعتی چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ ایک ہی علاقہ یا ایک ہی ملک کی پیداوار اس علاقہ یا ملک کے باشندوں کی مختلف ضروریات پوری نہیں کرسکتی۔ کسی ملک میں گندم یا دیگر اناج اور مویشی زیادہ ہوتے ہیں۔ تو کسی ملک میں کوئلے اور لوہے اور دیگر دھاتوں کی کانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ کسی علاقے اور ملک کی ضروریات کو متوازن اور ہموار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جہاں بعض اجناس یا بعض صنعتی چیزیں نہیں ہوتیں۔ وہاں ان ممالک سے چیزیں لائی جائیں جہاں وہ ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح دونوں علاقوں یا ملکوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ اس طرح اشیاء کے انتقال و رسل و رسائل کا کام کرتے ہیں۔ ان کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور اس محنت کے نتیجہ میں وہ اپنے اور دوسرے ملکوں کا بڑا فائدہ کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی محنت کا پھل کھائیں۔ الغرض اسلام کے رو سے تجارت ایک شریفانہ پیشہ ہے۔ لیکن اسلام نے اس پر بعض اخلاقی حدود بھی لگائے ہیں۔ تاکہ انسان حرص اور لالچ کا شکار ہوکر ایمان اور انسانیت کو ہی نہ کھو بیٹھے۔ اسلام تجارتی کاروبار میں نفع اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر وہ یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ تم سرمائے کے دباؤ سے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ اینٹھ لو۔ اور بھی کئی قسم کی پابندیاں اسلام نے عائد کی ہیں۔ جن کی تفصیل کی یہاں نہ تو گنجائش ہے۔ اور نہ فی الحال ضرورت

بنیادی اصول یہ ہے کہ جس طرح اسلام تقاضا کرتا ہے۔ کہ زندگی کی ہر دوڑ دھوپ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ اسی طرح تجارت بھی دینی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ از سر نو دین کو قائم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ جماعت احمدیہ کے ان افراد کا جو تجارت میں مشغول ہیں یہ فرض ہے۔ کہ وہ اسلامی اصولوں پر پوری پوری طرح عمل کرکے اس میں بھی اپنا نمونہ پیش کریں۔

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی توجہ کئی بار اس طرف دلائی ہے۔ اور کئی بار تجارت کے فوائد بھی بتائے ہیں۔

اس وقت اس ضمن میں جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی اصولوں پر کاربند ہوتے ہوئے تجارت کے کاروبار سے فائدہ اٹھائیں۔ تو ہمارے ان احباب کو جو تجارت کرتے ہیں چاہیئے کہ وہ امداد باہمی کے اصول پر کاربند ہوں۔ خدا کے فضل سے جماعت میں تجارت پیشہ اصحاب کی کمی نہیں۔ بعض تو بڑی بڑی تجارتیں کرتے ہیں اگر تمام دنیا کے احمدی منظم اور مربوط ہوں تو ظاہر ہے۔ کہ اول تو باہمی تجارتی کاروبار ہونے کی وجہ سے وہ اسلامی اصولوں کی زیادہ آسانی سے پابندی کرسکیں گے۔ کیونکہ جب فریقین ان اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھنے پر مصر ہوں گے۔ تو دقتیں کم پیدا ہونگی۔ اور تجارت کے ان غیر دینی طریقوں سے فریقین محفوظ رہیں گے۔ جو تجارت کے نام پر دراصل قماربازی یا سودی کاروبار کا حکم رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مدد کا موقعہ بھی ملے گا۔ جو باعث خوشنودی خدا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم گروہ بندی کرکے ان لوگوں کو جو احمدی نہیں ہیں تجارت کے کسی میدان میں نقصان پہونچائیں۔ بلکہ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ ہم تجارت کے پیشہ کو دین کی ایک شاخ بنا دیں اور تمام بنی نوع انسان کے فائدہ اور نفع کو مدنظر رکھیں۔

اسلام میں زیادہ روپیہ اپنی ذاتی عیاشیوں کے لئے نہیں کمایا جاتا۔ بلکہ اپنی ضروریات کے بعد جو روپیہ بچے۔ اس کو قومی کاموں بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے خرچ کرنے کے لئے کمایا جاتا ہے۔ ایک مومن کے ہاتھ میں زیادہ روپیہ آنے کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی امانت محفوظ ہوگئی ہے۔ اب اس کو ضائع ہونے کا خدشہ نہیں رہا۔ وہ اس کے کاموں میں خرچ ہوگی۔ اس لئے احمدی تجارت پیشہ احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ باہمی ربط وضبط و نظم پیدا کرکے نہ صرف اپنی جماعت کے کمزور لوگوں کو اوپر اٹھائیں۔ بلکہ عام بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے کوشش کریں۔ جن میں ہمسائے ہم وطن۔ مفلس نادار مسافر اور یتامیٰ وغیرہ شامل ہیں۔ ہم نے تمام دنیا کے سامنے ہر بات میں اسلامی نمونہ پیش کرنا ہے۔ ان باتوں میں سے تجارت ایک اہم بات ہے۔ احباب کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ مرکز سلسلہ نے اس ضمن میں بعض ادارے قائم کئے ہیں۔ وہ انہی باتوں کو جن کا ہم نے ذکر اوپر کیا ہے۔ زیادہ مؤثر اور زیادہ سودمند بنانے کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ان اداروں کو زیادہ سے زیادہ تعاون کرکے انہیں کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور ان کے ساتھ ربط و ضبط پیدا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ جو لوگ سلسلہ کی طرف سے ان اداروں میں کام کر رہے ہیں۔ وہ کامل العقل ہیں۔ یہ ابتدائی دور کا ابھی آغاز ہی ہے۔ ان میں بہت سی خامیاں ہیں۔ مگر وہ بھی انسان ہیں۔ ان کی ذرا ذرا سی غلطی کو پہاڑ نہیں بنا لینا چاہیئے۔ دوسری طرف ان اداروں میں کام کرنے والوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ کاروبار کے اسلامی اصولوں کا نمونہ پیش کریں۔ اور اس طرح تجارتی دنیا پر بھی کلام اللہ اور سنت رسول اللہ کی برتری کا پرچم لہرا دیں۔ تجارت پیشہ احمدیوں کی تبلیغ کا اہم جزو یہی ہے۔ کہ وہ اسلامی تجارتی اصولوں کا ایک چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں۔

خطابت کے جوش کے نتائج

اس بات کو ہر پاکستان کا خیرخواہ محسوس کرتا ہے۔ کہ ملک میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جس نے فروعی مذہبی اختلافات کی بناء پر ملک کے طول و عرض میں آگ لگا رکھی ہے۔ نارووال کا شیعہ سنی جھگڑا اسی آگ کا ایک شعلہ ہے۔ اس ضمن میں سہ روزہ "آزاد" کی ۱۲ جون کی اشاعت میں تاج الدین انصاری صاحب ایڈیٹر کا تیسرے صفحہ پر جو کھڑے میں اعلان کہ "نارووال میں مجلس احرار کی کوئی شاخ نہیں۔" نہایت پڑھنی ہے۔ ذیل میں ہم روزنامہ "امروز" کا ایک نوٹ درج کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا۔ کہ ملک کی سنجیدہ صحافت اس طبقہ کی جدوجہد سے ناواقف نہیں ہے فھوھذا۔

"نارووال میں شیعہ سنی جھگڑے نے نہایت ناگوار صورت اختیار کرلی ہے۔ اور اب تک فریقین میں سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ نارووال میں جلوس نکالنے پر پابندی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ شیعہ حضرات نے محاذ حسینی کے نام سے ایک محاذ قائم کرلیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں کافی گرفتاریاں بھی ہوچکی ہیں۔

یہ تمام صورت حال نہایت دلخراش ہے۔ ہم سمجھتے تھے۔ کہ شیعہ سنی جھگڑوں کا دور ختم ہوچکا ہے۔ اور پاکستان کے مسلمان اپنے آپ کو ایک ایسے رشتۂ اتحاد میں منسلک کرچکے ہیں۔ جو تنگ نظری اور تعصب ایسی باعث ننگ خصلتوں سے پاک ہے۔ لیکن نارووال کے واقعات نے ثابت کردیا ہے۔ کہ اب تک ایک طبقہ فروعی اختلافات کا سہارا لے کر اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے پر تلا ہوا ہے۔ برطانوی عہد میں بھی یہ اختلافات موجود تھے۔ لیکن ہم سمجھتے تھے۔ کہ منافرت کی یہ خلیج ایک غیرملکی حکومت کی منظم پالیسی نے پیدا کی ہے۔ اور اس کا مقصد ملک کے مختلف فرقوں اور گروہوں میں پھوٹ ڈلوا کر اپنا الو سیدھا کرنا ہے۔ لیکن نارووال کے افسوسناک واقعات یہ بتا رہے ہیں۔ کہ جہالت اور کم نظری ایک ہی مذہب کے نام لیواؤں میں کس حد تک نفرت اور عناد کا بیج بو سکتی ہے۔ دونوں فرقوں نے مصالحت کو ناکام بنا کر نہ صرف اپنے آپ کو اہل وطن کی نظروں میں رسوا کیا ہے۔ بلکہ ڈر ہے۔ کہ ان کی یہ تخریبی سرگرمیاں خود پاکستان کی رسوائی کا باعث نہ بن جائیں۔ ہم ان شیعہ اور سنی حضرات سے جو مستقل طور پر اسلام کی تضحیک کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ نہایت ادب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان حرکتوں سے باز آجائیں۔ ایک دوسرے کی خطا کو درگذر کردیں۔ اور حالات کو بدتر بنا کر پاکستان کی قابل رشک وحدت اور یگانگت کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ اگر نارووال کے واقعات نے پورے ملک میں شیعہ سنی جھگڑوں کی بنا رکھدی تو یقیناً یہ واقعہ ایک قومی المیہ سے کم نہیں ہوگا۔

جہاں تک جلوس پر پابندی کا تعلق ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ اسے دور کرکے نارووال میں پرامن فضا قائم کرنے کی کوشش کرے۔ پابندیاں عائد کرنے سے باہمی اختلافات کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ یوں بھی ہر مذہب اور ہر فرقے کو پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ پرامن طریقے پر اپنے جذبات کی ترجمانی کرسکے۔ ایک ایسے ملک میں جو اپنے آپ کو جمہوری روایات کا علمبردار کہتا ہے۔ ہر انفرادی اور اجتماعی آزادی پر اس وقت تک کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ جب تک اس سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ہم حکومت سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ نہ صرف جلوس پر سے پابندی اٹھائے۔ بلکہ فریقین میں مصالحت کرانے کی حتی الامکان کوشش کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نارووال کے عوام سے بھی گذارش کریں گے۔ کہ وہ مذہب کو غلط معنی پہنا کر چھوٹے موٹے تعصبات کا اور جھوٹے تصورات کا شکار نہ ہوں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جس سے پاکستان کی وحدت کو نقصان

جنگ کے متعلق اسلام کی تعلیم

از دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مصنفہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ صفحہ ۱۸۱)

اسلام ان دونوں قسم کی تعلیموں کے درمیان درمیان تعلیم دیتا ہے۔ یعنی نہ تو وہ موسیٰ کی طرح کہتا ہے کہ تو جارحانہ طور پر کسی ملک میں گھس جا اور اس قوم کو تہ تیغ کر دے۔ اور نہ وہ اس زمانہ کی بگڑی ہوئی مسیحیت کی طرح ببانگ بلند یہ کہتا ہے کہ " اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے"۔ مگر اپنے ساتھیوں کے کان میں یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ تم اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید لو۔ بلکہ اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور جو امن اور صلح کے قیام کے لئے ایک ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تو کسی پر حملہ نہ کر۔ لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے۔ اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے۔ اور راستی اور امن اس سے مٹتا ہو۔ تب تو اس حملہ کا جواب دے۔ یہی وہ تعلیم ہے۔ جس سے دنیا میں امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے۔ اس تعلیم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔ جب مدینہ میں آپ ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ تو دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا۔ تب خدا تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ اور اسلام کو مٹانا چاہتا ہے۔ اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں . . . . . .

اس کے بعد آپ صفحہ ۱۸۶ پر فرماتے ہیں:۔

یہ وہ حالات ہیں جن میں اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ وہ قواعد ہیں۔ جن کے ماتحت اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی روشنی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مزید تعلیمات مسلمانوں کو دی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کسی صورت میں مسلمانوں کو مثلہ کرنے کی اجازت نہیں۔ یعنی مسلمانوں کو مقتولین جنگ کی ہتک کرنے یا ان کے اعضاء کاٹنے کی اجازت نہیں ہے (مسلم)

(۲) مسلمانوں کو کبھی جنگ میں دھوکہ بازی نہیں کرنی چاہیئے۔ (مسلم)

(۳) کسی بچے کو نہیں مارنا چاہیئے۔ اور نہ کسی عورت کو (مسلم)

(۴) پادریوں، پنڈتوں اور دوسرے راہ نماؤں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے (طحاوی)

(۵) بڈھے کو نہیں مارنا چاہیئے بچے کو نہیں مارنا چاہیئے۔ عورت کو نہیں مارنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ صلح و احسان کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

(۶) جب لڑائی کے لئے مسلمان جائیں تو اپنے دشمن کے ملک میں ڈر اور خوف پیدا نہ کریں۔ اور عوام الناس پر سختی نہ کریں۔

(۷) جب لڑائی کے لئے نکلیں۔ تو ایسی جگہ پر پڑاؤ نہ ڈالیں۔ کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ اور کوچ کے وقت ایسی طرز پر نہ چلیں کہ لوگوں کے لئے رستہ چلنا مشکل ہو جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا سختی سے حکم دیا ہے کہ فرمایا جو شخص ان احکام کے خلاف کریگا اس کی لڑائی اس کے نفس کے لئے ہوگی خدا کے لئے نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

(۸) لڑائی میں دشمن کے مونہہ پر زخم نہ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

(۹) لڑائی کے وقت کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دشمن کو کم سے کم نقصان پہونچے۔ (ابوداؤد)

(۱۰) جو قیدی پکڑے جائیں۔ ان میں سے جو قریبی رشتہ دار ہوں ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کیا جائے (ابوداؤد)

(۱۱) قیدیوں کے آرام کا اپنے آرام سے زیادہ خیال رکھا جائے۔ (ترمذی باب السیر)

(۱۲) غیر ملکی سفیروں کا ادب اور احترام کیا جائے۔ وہ غلطی بھی کریں تو ان سے چشم پوشی کی جائے۔ (کتاب الجہاد)

(۱۳) اگر کوئی شخص کسی جنگی قیدی کے ساتھ سختی کر بیٹھے تو اسے بلا معاوضہ آزاد کر دیا جائے

(۱۴) جس شخص کے پاس کوئی جنگی قیدی رکھا جاوے وہی اسے کھلائے جو خود کھائے۔ اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنے۔ (بخاری)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہی احکام کی روشنی میں مزید حکم جاری فرمایا۔ کہ عمارتوں کو گراؤ مت اور پھلدار درختوں کو کاٹو مت (موطا امام مالک)

ان احکام سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اسلام نے جنگ کے روکنے کے لئے کیسی تدابیر اختیار کی ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کس عمدگی کے ساتھ ان تعلیمات کو جامہ پہنایا۔ اور مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ نہ موسیٰؑ کی تعلیم اس زمانہ میں عدل کی تعلیم کہلا سکتی ہے نہ وہ اس زمانہ میں قابل عمل ہے۔ اور نہ مسیحؑ کی تعلیم اس زمانہ میں قابل عمل کہلا سکتی ہے۔ اور نہ کبھی کسی عیسائی نے اس پر عمل کیا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے جو قابل عمل ہے۔ اور جس پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم رکھا جا سکتا ہے۔

بے شک اس زمانہ میں مسٹر گاندھی نے دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا ہے۔ کہ جنگ کے وقت بھی جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن جس تعلیم کو مسٹر گاندھی پیش کر رہے ہیں۔ اس پر دنیا میں کبھی عمل نہیں ہوا۔ کہ ہم اس کی برائی اور خوبی کا اندازہ کر سکیں۔ مسٹر گاندھی ہی کی زندگی میں دنیا کو حکومت مل چکی تھی۔ اور کانگرسی حکومت نے فوجوں کو ہٹایا نہیں۔ بلکہ وہ یہ تجویزیں کر رہی ہے۔ کہ I.N.A. کے وہ افسر جو برطانوی حکومت نے ہٹا دیئے تھے۔ ان کو دوبارہ فوج میں ملازم رکھا جائے۔ بلکہ کانگرسی حکومت کے قائم ہونے کے سات دن کے اندر وزیرستان کے علاقہ میں نہتے آدمیوں پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بم گرائے گئے۔ خود گاندھی جی تشدد کرنے والوں کی تائید میں اور ان کے مدد دینے کے حق میں گورنمنٹ پر ہمیشہ زور دیتے رہے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ گاندھی جی اور نہ ان کے پیرو اس تعلیم پر عمل کر سکتے ہیں اور نہ کوئی ایسی صورت دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو کہ قوموں کی آپس کی جنگ میں اس تعلیم پر کس طرح کامیاب طور پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ منہ سے اس تعلیم کا وعظ کرتے ہوئے اس کے خلاف عمل کرنا بتاتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ پس اس وقت تک دنیا کا تجربہ ہے۔ اور عقل جس حد تک انسان کی راہ نمائی کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طریقہ صحیح تھا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار کیا۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد

مصباحی بہنیں توجہ کریں

رسالہ مصباح کو جاری ہوئے دو ماہ کا کامل عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن با ایں ہمہ مصباح کے خریداروں کے صحیح ایڈریس معلوم نہیں ہو سکے۔ پہلا پرچہ ہم نے قریباً ۵۰۰ خریداروں کو بھیجا۔ تاکہ خریدار اپنی رضامندی سے مطلع فرمائیں۔ کہ آیا وہ واقعی مصباح کی خریداری کی سعادت حاصل کریں گے؟ لیکن ایک مہینہ گزر گیا۔ صرف چند ایک کے باقی مہر سکوت لگائے ہوئے ہیں۔ خاموشی کو رضامندی تصور کرتے ہوئے ماہ مئی ۱۹۵۰ء کا پرچہ بھی ارسال کر دیا گیا ہے۔ لیکن اب ہمیں فوری طور پر مطلع ہونا ضروری ہے۔ کہ مصباح کے اصلی خریدار کتنے ہیں۔ اس خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھانا ٹھیک نہیں قومی اخبار کا نقصان قومی نقصان ہے۔ اس لئے سب خریداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی خریداری سے آگاہ فرمائیں۔ تا ان کے نام مستقل خریداروں میں شمار کئے جا سکیں۔ اور ہم تیسرا پرچہ صرف ان بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ہی ارسال کرنے کی جرأت کر سکیں گے۔ جو کہ ہمیں پہلے آگاہ کر دیں گے۔

میں متعدد اعلانوں اور تحریکوں کے ذریعہ اپنی محترم بہنوں سے عرض کر چکی ہوں۔ کہ رسالہ مصباح کا دوبارہ اجرا صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ جب تمام بہنیں اور بزرگیں یہ خیال کر لیں کہ مصباح اس وقت صرف اور صرف ہماری مدد کا طلب گار ہے

اخبار کی ترقی قومی اور روحانیت کی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی آواز قوم کی آواز ہوتی ہے۔ جس قوم کے پریس کی آواز صدا بصحرا بن کر رہ جائے۔ تو اس قوم کی ترقی کیسے ممکن ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ احمدی خواتین کا واحد ترجمان صرف اور صرف مصباح ہی ہے۔ اگر اس کی اشاعت و ترقی میں کماحقہ حصہ نہ لیا گیا۔ تو ہمارے لئے یہ امر قابل افسوس ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ ایک دفعہ پھر اپنی بہنوں کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ کہ آپ وقت کی نزاکت اور اہمیت کو دیکھتے ہوئے رسالہ مصباح کی ترقی کے معاملہ میں پورے غور سے کام لیتے ہوئے اس کی ترقی و اشاعت میں ہر ممکن کوشش کر گزریں۔ تاکہ احمدیت کی صحیح تعلیم کا پیغام لوگوں تک پہونچا سکیں۔

ہمیں اس وقت مصباح کے ایک ہزار خریدار چاہئیں۔ اس کے بغیر اس کا جاری رہنا مشکل ہے دوسرے اس کی اشاعت کے لئے مفید معلومات جو کہ ہر رنگ میں بہتر ہوں۔ علمی۔ ادبی۔ معاشرتی دینی اخلاق مضامین کے علاوہ دلچسپ مکالمے۔ دستکاری کے نمونے اور احمدی بچیوں کے لئے سبق آموز کہانیاں۔ گھریلو زندگی کے ضروری امور کے متعلق مختصر نوٹ اور حفظان صحت کے اصولوں کی سخت ضرورت ہے۔ تمام مصباحی بہنیں فوری توجہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مدیرہ مصباح امۃ اللہ خورشید ربوہ

ذہنی ارتقا اور روحانیت

(از قریشی محمد احمدؓ صاحب حامی واقف زندگی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت تخلیق کے مظاہرہ کے طور پر جب اس کائنات کو وجود بخشا۔ تو اپنی دوسری صفات کو بروئے کار لانے کے لئے اس پیدائش کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا۔ تا خداوند جو ابھی تک ایک روحانی نظام میں اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ جلوہ افروز تھا۔ اب اس فعل کے ساتھ اس کو مادی صورت دے کر روحانی معراج تک پہنچائے۔ انسان کی پیدائش بھی اس کائنات کی پیدائش کے ساتھ ہی ظہور میں آئی۔ اگرچہ وہ ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں تھا۔ اور اس کی ہستی کو دوسرے نظام سے بطور انسان جدا کرنا ناممکن تھا۔ یہ بعد کے دور تھے۔ جن میں سے گذرتے ہوئے اس کائنات کا ماخذ یعنی دخانی مادہ خداوند کے حکم سے مادی صورت اختیار کرتا چلا گیا۔ اور Nebular stage میں سے گذر کر اجرام کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور اب یہ ممکن ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی اس مخصوص تخلیق کو انسانی وجود بخشے۔ جو اس کے ساتھ ہی ان مختلف ہیئتوں میں سے گذر رہی تھی۔ سو اس مادی زمین میں سے اللہ تعالیٰ نے انسانی خاکہ کو نکالا۔ اور اسی انسان کو اسی زمین کا ایک جزو قرار دیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ وقد خلقکم اطواراً۔ اور پھر اسی تسلسل میں فرمایا۔ واللہ انبتکم من الارض نباتاً۔ ثم یعیدکم فیھا ویخرجکم اخراجاً۔ (نوح)

یہ خاکی انسان اسی زمین کا ایک حصہ ہے۔ اور اس کے اعضا اور قویٰ اسی مادہ سے ترکیب پاتے ہیں۔ اور پھر اس کا ثبوت یوں دیا۔ کہ دیکھ لو۔ موت کے بعد اس کا جسم کس طرح تحلیل ہو کر خاک میں مل جاتا ہے۔ اور یہی عناصر زمین میں رہ کر دوسرے دور کا انتظار کرتے ہیں۔

انسان کی پیدائش کے بعد یعنی وہ وجود جس کو اسکی جسمانی اور ذہنی بناوٹ کی وجہ سے انسان کا نام دیا جا سکتا تھا۔ اب خداوند اپنی دوسری صفات کے ساتھ اسی پر متوجہ ہوا۔ اب آئندہ انسان کی افزائش کے لئے اس نے باقاعدہ قوانین بنائے۔ اور جب انسان دوسرے حیوانوں کے ساتھ اس زمین کو آباد کر رہا تھا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو دماغی ارتقاء کے راستہ پر ڈال دیا۔ اور یہ اس وجہ سے ہوا۔ کہ حیوانی پیدائش اور انسانی تخلیق میں ازل سے ہی ایک امتیاز رکھ دیا گیا تھا۔ یعنی انسان کی اصل بخلاف حیوانی اصل کے مختلف قوتوں کا مجموعہ تھی۔ اور یہ اختلاف ہی انسان کے ذہنی ارتقاء کا باعث ہوا۔ کیونکہ دوسرے حیوانات تو ایک Homogeneous مرکب ہونے کی وجہ سے بالکل اپنے آباء کے مشابہ بڑھتے چلے گئے۔ مگر انسانی دماغ جس میں مختلف قوتیں ودلیعت کی گئی تھیں۔ خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق مختلف سمتوں میں ترقی کرنے لگا۔ اور چونکہ ایک بشر کا دماغ دوسرے کے دماغ سے بلحاظ ترکیب بعینہٖ مشابہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر انسانی دماغ کا یہ رجحان تھا۔ کہ وہ کسی خاص قوت میں ملکہ حاصل کرے۔ اس مضمون کو سورہ دہر میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج۔ نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعاً بصیرا۔ انسانی ذہن کی تدریجی ترقی اصل میں دو حقیقتوں کا نتیجہ تھی۔ اول انسان کے ذہن کی بناوٹ ہی ایسے رکھی گئی تھی۔ کہ وہ ماحول کے مطالعہ کے بعد ترقی کی طرف مائل ہو۔ اور ثانیاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانی ذہن کو سماعت اور بصیرت کا خاصہ دیا گیا۔ یہ واضح ہے کہ ان دو صفات کی تطبیق دوسرے حیوانوں پر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے وہ خاص طاقت مراد ہے۔ جس سے کہ انسان خدا تعالیٰ کی باتیں سن سکے اور اس کی قدرت کے نظاروں کا مطالعہ کر کے اسکی تلاش کر سکے۔ گویا ایک طرح سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا کامل پرتو بنایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ان اللہ کان سمیعا بصیرا۔ سورہ دہر کی ان آیات کے یہ معنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں بیان فرمائے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سمیع و بصیر سے مراد صرف سننے والا اور دیکھنے والا نہیں ہے۔ بلکہ سمیع بہت سننے والے اور بصیر دیکھنے پر قادر کو کہتے ہیں۔ یہ الفاظ حیوانوں کی نسبت استعمال نہیں ہو سکتے۔ ان کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ سمیع اور بصیر ہیں۔ بلکہ وہ صرف سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔ سننے اور دیکھنے کے قویٰ ان میں کامل طور پر نہیں پائے جاتے۔ سمیع و بصیر وہی ہستی کہلا سکتی ہے۔ جس کی سننے اور دیکھنے کی قوت کمال پر پہنچی ہوئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی نسبت بھی سمیع و بصیر کے الفاظ آتے ہیں۔"

جب انسانی ذہن اس درجہ تک پہنچ چکا تھا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم یعنی ہدایت اور نفس امارہ کے شیطانی وساوس میں امتیاز کر سکے۔ تو خداوند تعالیٰ نے نبتلیہ کے ارشاد کے تحت اسے ارتقاء کی دوسری منزل میں داخل فرمایا۔ یعنی یہ فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ اب انسان سماعت اور بصیرت سے نوازا جا چکا ہے۔ اس لئے اب آزمایا جائے۔ کہ وہ خدائی الہام کو سنتا ہے یا نہیں۔ اور پھر انسانی ذہن اپنی بصیرت کو کام میں لا کر اس ہدایت پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ (انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً و اما کفوراً) سو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے شریعت کا قانون نازل فرمایا۔ اس سے قبل انسانی اعمال پر کوئی مواخذہ نہ تھا۔ کیونکہ قانون کی عدم موجودگی میں گناہ اور عمل صالح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس حالت کو بائیبل نے یوں ادا کیا ہے:۔ "کیونکہ شریعت کے دیئے جانے تک دنیا میں گناہ تو تھا۔ مگر جہاں شریعت نہیں۔ وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا۔" (رومیوں باب ۵)

دوسرے الفاظ میں اب وقت آ گیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ انسانی ذہن کو جو دوسرے حیوانات کے مقابل پر بہت ترقی کر چکا تھا۔ چند قیود لگا دے۔ اور اس طرح انسان کو حق اور باطل میں امتیاز کا موقع دیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ ظاہر کرے۔ کہ انسانی ذہن اتنی ترقی کر چکا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی نیابت کا بار سنبھال کر نیکی میں ترقی کرے۔ اور شیطانی طاقتوں کو مغلوب کیا جائے۔ تا کہ فرشتوں کا وہ وسوسہ دور ہو۔ جس کے سبب وہ بارگاہ الٰہی میں سائل ہوئے تھے۔ کہ اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء (بقرہ) اور بائیبل نے کہا۔ "کیونکہ اگر شریعت والے ہی وارث ہوں۔ تو ایمان بے فائدہ رہا۔ اور وعدہ لاحاصل ٹھہرا۔ کیونکہ شریعت تو غضب پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں شریعت نہیں۔ وہاں عدول حکمی بھی نہیں۔ اسی واسطے وہ میراث ایمان سے ملتی ہے۔ تا کہ فضل کے طور پر ہو۔ (ذکر غضب۔ ناقل) ...... الخ" (رومیوں باب ۴)

انسانی ذہن اس دوسرے دور میں خدا تعالیٰ کی ہدایت سے فیضیاب ہو چکا تھا۔ یعنی اس دنیا میں موجودہ بشر کے لئے پہلی شریعت نازل کی گئی۔ جو دنیا کے پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام لائے۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام اس دنیا کے روحانی باپ تھے۔ وہ چند قوانین جن کی رو سے حضرت آدمؑ اس وقت کے انسانوں میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔ دنیا میں روحانیت کا پہلا زینہ تھے۔ گو انسانی ذہن بہت سی ارتقائی منازل سے گذر چکا تھا۔ تاہم حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں روحانی بادشاہت کا پہلا جلوہ دکھایا گیا۔

اب چونکہ انسانی دماغ خدا تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا۔ اس لئے روحانیت کی دوسری منازل انسان نے جلد جلد طے کر لیں۔ ہر اس موقع پر جہاں انسان بھٹک سکتا تھا۔ ہر اس دور پر جہاں انسان بھول سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی مشعل دے کر اپنے رہبر کھڑے کر رکھے تھے۔ تا انسان جس نے اپنی بڑھی ہوئی بصیرت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ ضلالت کی وجہ سے سست گام نہ ہو جائے۔ اسی دوران میں مختلف مواقع پر اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن کو اور جلا دی۔ اور اپنے شارع نبیوں کے ذریعہ اس قابل بنایا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر جلد قدم مار سکے۔ سو ابراہیمی دور سے گذار کر دوسری شریعت دی۔ جسکی تجدید کے لئے پے در پے مشعل بردار بھیجے گئے۔ مگر انسان شاید اپنی ذہنی برتری کے زعم میں مبتلا ہو چکا تھا۔ وہ نہ سنبھلا۔ حتیٰ کہ موسوی شریعت کے آخری داعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی قوم کی اصلاح کی فکر کے لئے دنیا میں گھومے۔ اور زبانِ حال سے یہ اعلان کر گئے۔ کہ تب موسوی شریعت اس ضلالت کا علاج نہ تھی۔ اور یہ حالت متقضی تھی۔ کہ اس کے لئے کوئی عظیم الشان سورج طلوع ہو۔

گویا اب وہ وقت آ گیا تھا۔ کہ انسانی دماغ کو ارتقاء کی آخری منزل سے روشناس کرایا جائے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ کہ اپنی تمام صفات کے ساتھ اس دنیا میں جلوہ گر ہو۔ تا کہ انسان کا ذہن جو کہ اب گویا آخری دور میں سے گذر رہا تھا۔ یہ جان لے کہ وہ خالق خداوند کہاں تک اس کا حکمران ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے دیکھا۔ کہ دنیا ایک کروٹ لے رہی ہے۔ اور بعض سعید روحیں آسمان کی طرف منہ اٹھا کر رحمت کے نزول کی ملتجی ہیں۔ سو خداوند نے اسے پیدا کر دیا۔ جس کی پیدائش کے لئے آج تک یہ زمین تیار ہو رہی تھی۔ یہ پاک دل خدا تعالیٰ کے نور کے مصفا پانی سے دھویا گیا۔ اس ذہن کو خدائی قدرتوں نے جلا دی۔ اور اسکی تخلیق کی غرض و غایت اسے سمجھانی شروع کی۔ یہاں تک کہ وہ ذہن خود خدائی انوار کو جذب کرنے کا طالب ہوا۔ اور خداوند نے کہا۔ ووجدک ضالاً فھدیٰ۔ گویا محبوب ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ نفسی) کا ذہن وہ سب ارتقائی منازل طے کر چکا تھا۔ جو انسانی ذہن کے لئے مقدور تھیں۔ سو اس مصفیٰ ترین ذہن پر اکمل ترین شریعت نازل کی گئی۔ جو کہ سب جہان کے لئے آنے والے ہر زمانہ میں واجب العمل تھی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو۔ کہ قرآن مجید جو کہ اکمل ترین ہدایت ہے۔ اس کے نزول کے لئے ایک ایسا قلب درکار تھا۔ جس کو خود خداوند کی تقدیس نے پاک کیا ہو۔ اور اس کے جذب کے لئے وہ ذہن درکار تھا۔ جو کہ انسانی حدود میں مکمل ترین ہو۔ یہ وہ مقام تھا۔ جہاں ذہنی ارتقاء کمال کو پہنچا۔ سو روحانی ہدایت کا معراج بھی اسی کا حق تھا۔ آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افضل ترین رسول تھے۔ سو آپ کو خاتم النبیین کہا گیا۔ اور دین اسلام ایک اکمل ترین دین تھا۔ اس لئے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ اسی کے بعد وہ دور شروع ہوتا ہے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۵۸۳:۔ میں دین محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب عمر ۶۰ سال ساکن چک ۹۳/6.R ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دس ایکڑ اراضی واقع چک ۹۳/6.R بلا شراکت غیرے اور پانچ ایکڑ اراضی و ایک مکان جو چار بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک بھینس۔ ایک مشین کھانڈ بنانے والی اور تین چھوٹیاں کل قیمتی ۔/۱۰۰۰ روپیہ اور نقد ۔/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد اور ششماہی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد:۔ دین محمد۔ گواہ شد نور محمد دیہاتی مبلغ چک ۹۳/6.R گواہ شد: غلام محمد۔ گواہ شد:۔ فتح محمد برادر موصی۔ گواہ شد:۔ غلام حسین برادر موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۶۲۷:۔ میں امۃ العزیز بیگم زوجہ شیخ خلیل احمد صاحب ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۸-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۔/۴۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی پانچ تولے تین ماشہ قیمتی ۔/۵۲۵ روپے اور زیور نقرئی ۲۰ تولہ قیمتی بیس ۲۰ روپے ہے۔ میں اپنی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ امۃ العزیز بیگم معرفت محمد اقبال جنرل مرچنٹ حق بازار اوکاڑہ۔ گواہ شد:۔ خلیل احمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ ماسٹر حاکم علی سیکرٹری مال منٹگمری اوکاڑہ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۷۲۳:۔ میں رشید بیگم زوجہ ظفر احمد صدیقی عمر ۳۰ سال ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ اور زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی ۔/۱۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔
الامۃ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ ظفر احمد صدیقی بقلم خود خاوند موصیہ:۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا:۔

وصیت نمبر ۱۰۹۸۵:۔ میں مستری گلاب الدین ولد فضل الدین صاحب عمر ۴۱ سال ساکن محلہ سید نگری گلی مسجد سراج دین گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک ٹکڑہ سفید زمین ۲۵×۵۰ قیمتی ۔/۲۵۰ روپیہ ہے۔ اور اس کے علاوہ ۔/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمدنی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی
العبد:۔ مستری گلاب الدین بقلم خود: گواہ شد:۔ منیر الدین بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۲:۔ میں کمال الدین ولد چوہدری روشن الدین صاحب عمر ۵۵ سال ساکن چک ۱۸ بہوٹو ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۲-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد واقع موضع اٹھوال ضلع گورداسپور آٹھ ایکڑ اور ایک مکان پندرہ مرلہ میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو ۔/۱۰۰ روپیہ ششماہی آمد ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا کمال الدین: گواہ شد چوہدری عبد اللہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا:۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۲:۔ میں محمد چراغ ولد چوہدری فیروز دین صاحب عمر ۴۵ سال ساکن چک ۲۳۰/R.B چوبلہ ڈاکخانہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۲-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد تیس گھماؤں واقع دارت ضلع جالندھر بلا شراکت غیری تھی۔ اور اس وقت میری ۔/۸۹ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد:۔ محمد چراغ بقلم خود گواہ شد:۔ نعمت خان رضا خان بہادر پنشنر، ڈسٹرکٹ سیشن جج چک ۲۳۰/R.B ضلع لائل پور
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۴۴:۔ رسول بی بی زوجہ شیخ فتح محمد صاحب عمر ۶۰ سال ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد دو ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ قیمتی ۔/۱۰۰ روپیہ۔ ایک عدد سنگر مشین قیمتی ۔/۱۰۰ روپیہ اور حق مہر ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ الامۃ:۔ رسول بی بی گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول والد موصیہ گواہ شد شیخ فتح محمد خاوند موصیہ:۔

وصیت نمبر ۱۲۷۴۴:۔ میں فضل الرحمن ولد عبد اللہ خان صاحب عمر ۲۵ سال ساکن ڈم کلا ڈاکخانہ کرک ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد چار کنال اراضی قیمتی ۔/۶۰۰ روپیہ واقع ڈم کلا ہے۔ اور ۔/۳۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ میں جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ جمعدار فضل الرحمن بقلم خود کمپنی جی۔ پلاٹون ۲۸ کیمپ بکھر سکھر ضلع سکھر سندھ ایس۔ پی۔ آر:۔ گواہ شد:۔ عظیم الدین سوداگر چرم پھلیلی حیدرآباد سندھ:۔ گواہ شد:۔ احسان اللہ ابراہیم خان احاطہ حیدرآباد سندھ۔

وصیت نمبر ۱۲۵۳۱:۔ میں نور احمد عابد ولد محمد ابراہیم صاحب عمر ۳۰ سال ساکن مکان ۶۶۵/B نیا محلہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں میری گذر ماہوار تنخواہ مبلغ ۔/۸۴ روپے پر ہے۔ میں اپنی اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ العبد:۔ حوالدار کلرک نور احمد عابد گواہ شد:۔ رشید احمد اظہر گواہ شد:۔ محمد نواز خان راولپنڈی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۴۷:۔ میں امۃ اللہ صالحہ زوجہ مرزا صالح علی صاحب عمر ۴۴ سال سکنہ کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی تین تولہ قیمتی ۔/۳۰۰ روپیہ:۔ حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ اور نقد بذمہ خاوند ۔/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ میں اپنی جائداد کا ۱/۸ حصہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔
الامۃ امۃ اللہ صالحہ۔ گواہ شد: مرزا صالح علی زمیندار کنری ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد:۔ یوسف خان چوہدری کنری ضلع تھرپارکر سندھ

وصیت نمبر ۱۲۶۶۵:۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری مظفر علی صاحب عمر ۲۴ سال ساکن کوٹھی 3-E چوہدری گورنمنٹ کوارٹرز لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ جیب خرچ روپے اور زیورات طلائی روپے ہیں۔ میں اپنی اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔
الامۃ:۔ رشیدہ بیگم: گواہ شد:۔ مظفر علی سول سیکرٹریٹ لاہور
گواہ شد:۔ عبد الستار سول سیکرٹریٹ لاہور۔

وصیت نمبر ۱۲۶۱۲:۔ میں فیروز علی ولد چوہدری محمد صاحب عمر ۴۰ سال ساکن چک ۴۹۱ ڈاکخانہ منڈی بوریوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۴½ ایکڑ زمین قیمتی روپیہ ایک جھوٹی و ایک جوڑی بیل قیمتی ۔/ اور ایک ایکڑ زمین بنجر قیمتی ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد:۔ فیروز علی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ سلطان علی حقیقی برادر موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۴۲:۔ میں شاہدہ بیگم بنت خان عبد اللہ خان صاحب عمر ۱۵½ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۲-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے ابا جان کی طرف سے ۔/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔
الامۃ:۔ شاہدہ بیگم موصیہ:۔ گواہ شد محمد عبد اللہ خان والد موصیہ گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۷۳۸:۔ میں مسمی مفضل احمد ولد اکبر علی صاحب قوم ارائیں سکنہ محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۲-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر بعد میں میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوئی۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن کو دی جائے گی نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی فی الحال میری سالانہ آمدنی تقریباً ساڑھے ۔/۶۰۰

روپیہ ہے۔ اور کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دی جائے گی۔ العبد۔ فضل احمد مزارعہ محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد۔ ماسٹر فضل دین ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد۔ عبد العزیز منشی محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

وصیت ۱۲۷۱۴ میں مسمی رشید احمد ولد البرٹ تھامس احمدی ساکن شکاگو ضلع شکاگو امریکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا ماہوار گذارہ جو تحریک جدید کی طرف سے ملے گی اس پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس وصیت کا اطلاق میرے ترکہ پر بھی ہوگا۔

العبد Rashid Ahmad
گواہ شد: عبد الرحیم بخش نیروی
Rfase Records
Chak lala (Rawal Pindi)
گواہ شد: عبد الماجد کارکن دفتر وصیت

وصیت نمبر ۱۲۷۷۰ میں مسماۃ سردار بیگم زوجہ ڈاکٹر سراج دین صاحب ساکن حمزہ غوث سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ کسی قسم کا جیب خرچ خاوند کی طرف سے ملتا ہے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ تفصیل جائداد منقولہ حق مہر وصول شدہ ارخاوند خود ۵۰۰/- روپیہ یہ رقم میں نے انجمن کو قرضہ دی ہوئی ہے ملنے پر ۱/۱۰ حصہ خزانہ انجمن

ذہنی ارتقاء اور روحانیت :- (بقیہ صفحہ ۵)

جہاں خود خداوند نے اس ہدایت کی لفظی ومعنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ لفظی حفاظت کا وعدہ جس شان سے پورا کیا گیا۔ اسے مخالفین اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے معنوی حفاظت کے لئے لازم تھا۔ کہ قرآن مجید کے معانی میں رخنہ اندازی کا انسداد کیا جاتا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجددین کے تکرار سے یہ وعدہ پورا کیا۔ پھر جب مسلمان عیسائیوں کی طرح گمراہ ہونے لگے۔ تو قبل اس کے کہ ان پر یہود کی طرح گرفت کی جاتی۔ اسرائیلی مصلح کا مثیل امت محمدیہ کو دیا گیا جس نے آکر تحدی کے ساتھ قرآنی معارف کو پیش کیا۔ اور مسلمانوں میں پیدا شدہ غلط عقائد کو چیلنج کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مرتبہ کیوں دیا گیا؟ آپ کو اس مقام پر فائز کیوں کیا گیا؟ اس لئے کہ اب تمام کھڑکیاں ہدایت کی بند ہو چکی تھیں۔ اور صرف ایک کھڑکی اتباع محمدی کی کھلی تھی۔ سو حضور رسالتمآب کے اس کامل بروز نے بھی اپنے ذہن کو جلا دینی شروع کی۔ اپنے قلب کو مصفیٰ بنانے کے لئے خداوند کے حضور گڑگڑایا۔ یہاں تک کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات آپ پر ظاہر ہوئیں۔ اور خداوند نے آپ کو آگاہ کیا۔ کہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم غرض آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض جو کہ انتہائی کمالات کے ساتھ جلوہ گر تھے حضرت مسیح موعود کو بھی اس بحر ذخار سے ایک قطرہ بخش گئے۔ جس کا اقرار حضرت مسیح موعود کی زبانی یوں ہے ؎

یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کی بعثت سے جہاں انسانی دماغ اور روحانی فیوض اپنے کمال کو پہنچ چکے ہیں۔ آج بھی آنحضورؐ کی اتباع میں اپنے ذہن کو اسی سانچے میں ڈھالنے سے ایک پیاسی روح اپنی پیاس بجھا سکتی ہے۔ اور چونکہ اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اسلام کا نبی زندہ ہے۔ اور اس لئے دین اسلام زندہ ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ اس زندگی کا ثبوت دینے پر قادر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اساتذہ کی ضرورت

ضلع گجرات کے ایک گاؤں میں ایک لوئر مڈل سکول کے لئے جی۔ اے۔ وی استاد اور پرائمری سکول کے لئے جے۔ وی استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔
مینیجر اشتہارات روزنامہ الفضل،

مذکور میں داخل کر دونگی۔ کانٹے وکڑے وزنی سرو چھ تولے قیمتی ۱۲۴ روپے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمت ۴۵/- توڑے وزنی ۳ تولے ۴ ماشہ قیمتی ۴۲ روپے ۱۳ آنہ ایک عدد مشین سنگر پورا فی قیمتی ۷۵/- روپیہ کل میزان ۶۵۷/۱۳ ان کا ۱/۱۰ حصہ ۶۵/۱۲ ہے۔ الامۃ۔ سردار بیگم۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر سراج دین احمد حمزہ غوث سیالکوٹ۔ گواہ شد اللہ دتہ سیکرٹری مال سیالکوٹ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مہر شیر محمد خان صاحب سیال

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ اول لاہور
دعویٰ دیوانی نمبر ۱۱۹ سال ۱۹۵۰ء
صوفی محمد سعید ولد نبی بخش قوم باجوہ جٹ سکنہ اندرون موچی دروازہ لاہور

بنام

شیخ کرم الٰہی ولد شیخ رحمت علی قوم شیخ سکنہ لاہور
دعویٰ مبلغ ۵۰۰۰/- بابت زر امانت

بنام شیخ کرم الٰہی ولد شیخ رحمت علی قوم شیخ ساکن اندرون موچی دروازہ کوچہ خاتم بنداں لاہور مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی شیخ کرم الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ ودانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام شیخ کرم الٰہی مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۵۰ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا پیش نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی آج بتاریخ ۷ ماہ مئی ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا
دستخط حاکم ....
مہر عدالت ....

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کے لئے احمدی تاجروں کے پتے بھجوائیں!

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن ۱۹۵۰ء کی اشاعت کے لئے احمدی تاجروں کے پتہ جات جلد از جلد درکار ہیں۔ تمام عہدیداران جماعت اور تاجر صاحبان سے درخواست ہے کہ مفصل پتہ جات تفصیل کاروبار بھجوانے کا فوراً انتظام کریں۔

وکیل التجارت تحریک جدید پوسٹ بکس ۲۳۶ جودھامل بلڈنگ لاہور

بےنظیر کارنامے

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کردہ کارنامے جنکی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں
انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

احباب

سونا چاندی کے فینسی زیورات عین وقت پر تیار کرانے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔
خاکسار حسب شیخ جلال الدین ایگزیکٹو آفیسر مری

حب مراق!

معدہ جگر کی پرانی کمزوری جس کی وجہ سے انسان وہمی ہو جاتا ہے دائمی قبض نفخ۔ تبخیر کیلئے از حد مفید ہیں قیمت پانچ روپے
مینیجر شفاخانہ رفیق حیات جھنڈا ٹرنک بازار سیالکوٹ

فوری ضرورت

ایک ایسے کام کے لئے جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایک محنتی دیانتدار آدمی کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں تجارتی خط ڈرافٹ کر سکیں۔ نیز بوقت ضرورت بطور Travelling ایجنٹ بھی کام کر سکیں۔ تنخواہ ۷۵/- روپیہ ماہوار دیجائیگی۔ سامان باہر برائے فروخت لیجانے کی صورت میں دس فیصدی کمیشن قیمت فروخت پر علاوہ سفر خرچ کے دیا جائیگا خواہشمند احباب فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:-
مینیجر ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ

ربوہ میں دواخانہ نورالدینؓ کی ادویہ ملنے کا پتہ :- "جلال الدین صاحب سیلونی"

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پر واشنگٹن میں گہری دلچسپی کا اظہار

مسٹر لیاقت علی خاں پنڈت نہرو اور سر اوون ڈکسن کے درمیان ملاقات کی توقع

لندن ۳ر جون اب مسٹر لیاقت علیخاں اور بیگم لیاقت علیخاں کے لندن میں پانچ چھ دن ٹھہرنے کا پروگرام مکمل ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں وہ وزیر اعظم اٹیلی۔ سر اسٹیفورڈ کرپس مسٹر پیٹرک گورڈن واکر اور شاید دوسرے وزراء سے بھی ملیں گے۔

مسٹر لیاقت علی خاں برطانیہ میں بسنے والے پاکستانیوں اور کشمیریوں سے ملتے ہیں یہ مقصد پاکستان ہاؤس کے وسیع احاطہ میں ایک بڑی گارڈن پارٹی کے ذریعہ پورا کیا گیا۔

اس گفتگو میں یقیناً کشمیر اور افغانستان کا بھی ذکر آئے گا۔ مسٹر لیاقت علی خاں کے اس گفتگو واشنگٹن میں کراچی کابل تعلقات میں کافی دلچسپی لی جا رہی ہے اور انہوں نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کے نقطۂ نظر کی اچھی طرح وضاحت کی ہے کراچی واپس آکر مسٹر لیاقت علی خاں جلد ہی کابینہ کو اپنے دورہ کے نتائج سے مطلع کریں گے اور توقع کی جا رہی ہے کہ اس کے فوراً ہی بعد وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد اسٹرلنگ فاضلات کے مذاکرات کے لئے عازم لندن ہو جائینگے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد مسٹر لیاقت علی اپنے وقت کا بیشتر حصہ مسئلہ کشمیر کے حل میں صرف کریں گے جس کے لئے اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن ابتدائی مذاکرات کر رہے ہیں۔ اسے تقریباً یقینی سمجھا جا رہا ہے کہ سر اوون ڈکسن یہ چاہینگے کہ اپنے کشمیر کے دوران قیام میں جو تجاویز مرتب کریں۔ انہیں پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے سامنے خود ذاتی طور پر مشورہ کے لئے پیش کریں

(اسٹار)

آسٹریا میں سزائے موت کا خاتمہ

وی آنا ۳ر جون۔ آسٹروی حکومت نے ۳۰ر جون ۱۹۵۰ء کے بعد سے سزائے موت کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس قانون کے ماتحت سزائے موت کو رواج دیا گیا تھا۔ اس کی میعاد اس تاریخ کو ختم ہو رہی ہے۔ اس میں توسیع کے لئے ایک علیحدہ مسودہ قانون تیار کر کے پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن وہ ۶۶ ووٹوں کے بالمقابل ۸۶ ووٹوں سے نامنظور ہو گیا۔ اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں جنگ کے بعد سزائے موت کو بحال رکھنے سے جرائم کی رفتار میں کوئی کمی نہیں ہوئی (اسٹار)

ہسپانیہ اور ہالینڈ کے درمیان تجارتی معاہدہ

میڈرڈ ۲ر جون۔ ہسپانیہ اور ہالینڈ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے دونوں ملک قریباً ایک کروڑ تیس لاکھ پاؤنڈ کے سامان کا باہم تبادلہ کریں گے۔ یہ نیا معاہدہ یکم جون سے ایک سال تک نافذ العمل رہے گا۔ (اسٹار)

آرکٹک میں جنگ کے متعلق خفیہ مذاکرات

اوٹاوہ ۔ ۲ر جون اوٹاوہ میں مقفل کمروں میں آرکٹک کی جنگ کی تیاریوں کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے برطانوی کناڈی اور امریکی فوجی افسران خاص گرم کپڑے پالے سے متاثر نہ ہونے والے اسلحہ اور برف میں جنگ کرنے والی گاڑیوں کے لئے ایک معیار تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ اشتراکی چین کو تسلیم نہیں کریگا

کیپ ٹاؤن ۳ر جون جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان کے اعلان کے مطابق جنوبی افریقہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ چین کی اشتراکی حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا۔ چند مہینوں سے تسلیم کئے جانے کا مسئلہ زیر غور تھا (اسٹار)

ایرانی علاقے پر روسیوں کا قبضہ۔ کسان ہراساں ہو کر بھاگ رہے ہیں

لندن ۳ر جون۔ طہران سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق ایران کے شمالی علاقے میں روسیوں نے ایرانی زمین کے ۲۵۰ ایکڑوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کی بنا پر وہاں کے دیہاتی ہراساں ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں روسی دریائے اراس پر جو ایران اور آذربائیجان کے شمال مشرق میں روسی علاقے کے درمیان قدرتی سرحد ہے۔ بند تعمیر کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے پانی ایران کی جانب اس طرح بڑھ رہا ہے۔ کہ تاذقند کے دیہات کو غرقابی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے

(اسٹار)

افغانستان کی پاکستان دشمنی کیخلاف احتجاج

کوئٹہ ۳ر جون۔ اس صوبے میں رہنے والے افغان شہریوں اور بلوچستانیوں نے اس سال افغان حکومت کی پاکستان دشمنی کے خلاف احتجاج کے طور پر افغانستان کی تقریب استقلال کا مکمل بائیکاٹ کیا اس سے قبل ان کی ایک بڑی تعداد ہر سال جشن میں شرکت کی خاطر کابل جایا کرتی تھی۔ (اسٹار)